13474 ـ اسلام میں مقتدیوں کی امامت کروانے کا مقام و مرتبہ

سوال

کیا مسجد کا تنخواہ دار امام ایك ہی وقت میں امام اور مسجد کا چئرمین بھی ہو سکتا ہے؟
دوسرے معنوں میں یہ کہ معاملات میں تعارض وغیرہ، اس کی وضاحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ایك ہی وقت میں مسجد کا امام اور چئرمین ہونے میں کوئی مانع نہیں چاہے وہ ماہانہ تنخواہ دار بھی ہو؛ مسجد کا ذمہ دار امام ہی ہوتا ہے، اس کا کام صرف امامت تك ہی محدود نہیں ہوتا، کیونکہ مسجد میں امام اس بادشاہ کی طرح ہی جو اپنے علاقے کا بادشاہ اور سردار ہوتا ہے.

لیکن اگر وہ مسجد کو صحیح طرح نہیں چلا سکتا، یا پھر وہ کسی اور کام میں مشغول ہو اور مسجد کے سب معاملات نپٹانے مشکل ہوں تو امام کی موافقت سے مسجد کا امیر کسی اور شخص کو بنانے میں کوئی مانع نہیں، یا پھر کچھ معاملات دوسرے مقتدیوں میں تقسیم کر دیے جائیں.

اسلام میں امامت کا مقام و مرتبہ:

اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ امامت نظام الہی ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس میں مقاصد سنیہ کی طرف علمی راہنمائی کی ہے، اور قیمتی اہداف میں حسن اطاعت اور جہادی میدانوں میں قائدین کی اقتدا و پیروی شامل ہیں.

اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب خلفاء راشدین اور امویہ عباسی حکومت میں سے جو بھی اس طریقہ اور نہج پر چلے یہی تھا کہ گورنر اور امیر ہی نماز اور جہاد کا امام ہو، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی میں کسی کو امیر بنا کر روانہ کرتے تو نمازوں میں امامت بھی اسی کی ذمہ داری ہوتی تھی.

اور اسی طرح جب آپ کسی کو کسی شہر کا نائب مقرر کرتے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید رضی اللہ تعالی کو مکہ، اور عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالی عنہ کو طائف، اور علی اور معاذ اور ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کی یمن، اور عمرو بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ کو نجران کا نائب مقرر کیا تھا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہی ان کو نمازیں پڑھاتا اور ان پر حدود کا نفاذ کرتا، اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین اور ان کے بعد اموی اور بعض عباسی خلیفہ بھی اسی پر قائم رہے، کیونکہ نماز اور جہاد دین کے اہم امور میں شامل ہیں.

معاشرے میں امام کا کام اور عمل بہت اہم ہے، اس میں کوئی شك نہیں اور یہ ہو بھی کیوں نہ کیونکہ وہ دین کے اہم رکن نماز میں ان کی امامت کرواتا ہے، جو کلمہ کے بعد دین اسلام کا عظیم ترین رکن ہے، چنانچہ امام قائد ہے اور مقتدی اس کے تابع ہیں، امام اپنی جماعت کی راہنمائی کرتے ہوئے درس دیتا اور وعظ و نصیحت کرتا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء راشدین مسجد میں اجتماع اور کانفرنس منعقد کیا کرتے جس میں نمازی جمع ہوتے تا کہ مسلمان اپنے دینی اور دنیاوی معاملات مشورے کر سکیں، انہیں وہاں توحید اور فقہ سکھاتے، اور اخلاق حسنہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعلیم دیتے.

دیکھیں کتاب: احکام الامامۃ والائتمام فی الصلاۃ للشیخ منیف (64).

امام حاضر نہ ہونے والوں کا پتہ کرتا ہے کہ وہ غائب کیوں تھے، اور بیماروں کی تیمارداری کرتا، اور جو مسلمان اس کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں ان میں سے ضرورتمندوں کی ضروریات پوری کرتا ہے، ان میں سے جاہل لوگوں کو تعلیم دیتا، اور غافل کو متنبہ کرتا ہے، اور بھولے شخص کو یاد دہانی کرواتا ہے اور ان کی آپس میں صلح کرواتا، اور انہیں ایك دوسرے کے قریب کرتا، اور ان کے مابین محبت و الفت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور خاندانی مشکلات اور دشمنی ختم کر کے معاشرے کی اصلاح کرتا ہے، اور پڑوسیوں کی آپس میں عداوت و دشمنی وغیرہ کو ختم کرنے کی کوشش میں رہتا ہے.

اجمالی طور پر یہ کہ امام کی ذمہ داری عظیم ہے، اس لیے اس کی قدر اس طرح کی جائے جس طرح قدر کرنی چاہیے، اور جماعت کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ شرعی معاملات اور مصالح میں اس کی مدد و تعاون کریں، اور فساد و ضرر کو ختم کرنے میں امام کے بازو بنیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .